اسلامیات (لازمی)	انٹر (پارٹ-I)	پرچہ I: (انشائیہ طرز)
وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ	2019ء (دوسرا گروپ)	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) اللہ تعالیٰ کی صفات کے تقاضوں میں شرک سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ عظیم صفات کا مالک ہے۔ان صفات کی عظمت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے اور اسی کے سامنے پیشانیاں جھکائی جائیں۔حقیقی اطاعت ومحبت کا صرف اسی کو حق دار سمجھا جائے اور یہ ایمان رکھا جائے کہ وہی کارساز ہے۔اقتدارِ اعلیٰ صرف اسی کے ہاتھ میں ہے۔اسی کے قوانین پر عمل کرنا ضروری ہے اور اس کے قوانین کے مقابلے میں کسی کا قانون کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ان باتوں میں ذرا برابر انکار اللہ کی صفات کے تقاضوں میں شرک ہے۔

(ii) کلمہ طیبہ میں کس بات کا اقرار کیا جاتا ہے؟

جواب: کلمہ طیبہ میں اللہ تعالیٰ کے معبودِ برحق، واحد ویکتا اور لاشریک ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا اس کے بندے اور (آخری) رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہونے کا اقرار کیا جاتا ہے۔

(iii) رسالت کا مفہوم بیان کیجیے۔

جواب: رسالت کے لغوی معنی "پیغام پہنچانا" ہے۔پیغام پہنچانے والے کو رسول کہا جاتا ہے۔یعنی رسالت سے مراد پیغام الٰہی کو حکم الٰہی سے لوگوں تک پہنچانا ہے۔

(iv) قرآنِ پاک ایک زندہ زبان والی کتاب ہے۔وضاحت کیجیے۔

جواب: قرآنِ مجید جس زبان میں نازل ہوا وہ ایک زندہ زبان ہے۔آج بھی دنیا کے بیس سے زیادہ ممالک کی قومی زبان عربی ہے۔اور یہ دنیا کی چند بڑی زبانوں میں سے ایک ہے جبکہ پہلی آسمانی کتابیں جن زبانوں میں نازل ہوئیں وہ مردہ ہو چکی ہیں۔جن کو سمجھنے والے بہت ہی کم

لوگ ہیں۔

(v) سونا اور چاندی کا نصابِ زکوٰۃ کیا ہے؟

جواب: **سونے کا نصاب:** ساڑھے سات تولہ یعنی 87.48 گرام سونا ہو تو زکوٰۃ لاگو ہوگی۔

چاندی کا نصاب: ساڑھے باون تولہ یعنی 612.32 گرام چاندی ہو تو زکوٰۃ لاگو ہوگی۔

(vi) استاد کے دو حقوق تحریر کیجیے۔

جواب: استاد کے دو حقوق درجِ ذیل ہیں:

1- **ادب و احترام:** انسانی معاشرے میں استاد کو ایک باوقار اور قابلِ احترام مقام ملنا چاہیے۔

2- **اطاعت و خدمت:** استاد کی اطاعت اور خدمت کی جائے۔

(vii) غیر مسلموں کے دو حقوق تحریر کیجیے۔

جواب: غیر مسلموں کے دو حقوق درجِ ذیل ہیں:

1- غیر مسلموں سے حسنِ سلوک کرنا۔

2- غیر مسلموں سے عدل و انصاف کرنا۔

(viii) حسد کے کوئی دو دینی نقصانات بیان کیجیے۔

جواب: حسد کے دو دینی نقصانات درجِ ذیل ہیں:

1- حسد نیکیوں کو خشک لکڑی کی طرح کھا جاتا ہے۔

2- حسد کرنے والا کبھی قانع (یعنی قناعت کرنے والا) نہیں ہوسکتا۔

(ix) دہشت گردی کی تعریف کیجیے۔

جواب: تسلسل کے ساتھ طاقت کا استعمال کرکے دوسرے فریق کو ہراساں و پریشان کرنے کو دہشت گردی کہتے ہیں۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) کافروں پر شفقت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی زندگی سے کوئی واقعہ لکھیے۔

جواب: گزشتہ اُمتیں اپنی نافرمانی اور گناہوں کے سبب مختلف عذابوں میں مبتلا ہوئیں۔ کسی قوم کی صورت مسخ کر دی گئی، کسی پر طوفان کا عذاب آیا اور کسی کی بستی کو اُلٹ دیا گیا، لیکن نبی کریم ﷺ کے وجود کی برکت سے کفارِ مکہ باوجود اپنی سرکشی کے دنیا میں عذابِ عظیم سے محفوظ رہے۔ ایک دفعہ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مشرکین کے لیے بددعا کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں لعنت کرنے والا نہیں، بلکہ میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

(ii) یتیموں کے بارے میں فرمانِ نبوی ﷺ تحریر کیجیے۔

جواب: "میں اور یتیم کی نگہداشت کرنے والا بہشت میں یوں (دو انگلیوں کی طرح) ساتھ ساتھ ہوں گے۔"

(iii) مؤاخاتِ مدینہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب رسول اللہ ﷺ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے مہاجرینِ مکہ و انصارِ مدینہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ ہر مہاجر کو کسی نہ کسی انصاری کا دینی بھائی بنا دیا۔ اسے رشتۂ مواخات کہتے ہیں۔

(iv) قرآن کے کوئی سے چار اسماء تحریر کیجیے۔

جواب: قرآنِ مجید کے چار اسما درج ذیل ہیں:

1- الکتاب 2- الفرقان

3- الذکر 4- البیان

(v) مکی سورتوں کی کوئی سی دو خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: مکی سورتوں کی دو خصوصیات درج ذیل ہیں:

-1 ان سورتوں میں توحید و آخرت کے دلائل پائے جاتے ہیں۔

-2 قیامت کی ہولناکیوں اور عذابِ جہنم کا بیان پایا جاتا ہے۔

(vi) نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے آخری حج کب کیا اور اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے آخری حج دس (10) ہجری کو کیا اور اسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

(vii) قرآنِ مجید کی مشہور ترتیبیں کون سی ہیں؟

جواب: قرآنِ مجید کی مشہور ترتیبیں: ترتیبِ نزولی اور ترتیبِ توقیفی ہیں۔

(viii) حدیث سے کیا مراد ہے؟

جواب: حدیث سے مراد نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اقوال، افعال اور تقاریر ہیں۔

(ix) آیت کا ترجمہ کیجیے: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا

جواب: ترجمہ: ''اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو۔''

(حصہ دوم)

نوٹ: مندرجہ ذیل سوالات میں سے صرف دو (2) کے جوابات لکھیے۔

سوال :4- عقیدۂ آخرت سے کیا مراد ہے؟ عقیدۂ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات تحریر کیجیے۔ **(8)**

جواب: جواب کے لیے دیکھیے پرچہ 2016ء (پہلا گروپ)، سوال نمبر 4۔

سوال :5- نماز کے انفرادی اور اجتماعی فوائد تحریر کیجیے۔ **(8)**

جواب: **نماز کے فوائد:**

(1) اللہ تعالیٰ کے سامنے بندے کی دن میں پانچ مرتبہ حاضری اس کے دل میں یہ احساس تازہ رکھتی ہے کہ وہ اپنے اللہ کا بندہ ہے۔ بندگی کا یہ احساس متواتر نماز پڑھنے سے ایک مسلمان کی فطرتِ ثانیہ بن جاتا ہے۔ اور اس کی پوری زندگی تعمیلِ احکام کا عملی نمونہ بن

جاتی ہے۔

(2) دن میں پانچ مرتبہ قربِ خداوندی کا احساس مسلمان کو یقین دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اس کے ساتھ ہے۔ یہ کبھی خود کو تنہا محسوس نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونے کا احساس اسے گناہ کے کاموں سے روکتا اور اس کے دل سے ہر قسم کا خوف اور غم دور کرتا ہے۔

(3) نمازوں کے درمیانی وقفے میں بھی نمازوں کے اثرات جاری و ساری رہتے ہیں۔ نماز کے بعد گناہ کا خیال آئے تو بندہ سوچتا ہے کہ ابھی تو اپنے اللہ سے دعا کر کے آیا ہوں کہ اے اللہ مجھے "گناہوں سے بچا" اور ابھی گناہ کا کام کروں گا تو کچھ دیر بعد اس کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گا۔ یہ چیز اسے مستقلاً گناہ سے روکے رکھتی ہے۔

(4) اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی خوشنودی کے حصول کے سلسلے میں پانچ مرتبہ باہم ملنے والے افراد کے درمیان محبت و یگانگت پیدا ہوتی ہے، جس سے سب کو فائدہ پہنچتا ہے۔

(5) نماز باجماعت اور بطور خاص جمعہ اور عیدین کی نمازوں سے مسلمانوں میں اجتماعیت کا شعور پیدا ہوتا ہے۔ جب مسلمان رنگ، نسل، علاقے اور طبقے کے امتیازات سے بے نیاز ہو کر شانے سے شانہ ملا کر ایک امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں تو اس سے ان کے درمیان فکری وحدت کے ساتھ ساتھ عملی مساوات کا احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔

(6) اجتماعی شکل میں انجام پانے والے اعمال کی کیفیات، انفرادی اعمال کے مقابلے میں زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔ اسی لیے اجتماعی نماز کا ثواب انفرادی نماز کے مقابلے میں ستائیس گنا زیادہ ہوتا ہے۔

(7) نمازیوں کو مسجد میں آتے جاتے دیکھ کر بے نمازوں کو ترغیب و تحریص ہوتی ہے اور وہ بھی نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

(8) نماز میں امام کا تقرر اور اس کی پیروی، اجتماعی نظم و ضبط کا شعور پیدا کرتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے تو نماز باجماعت کے لیے مسجد میں نہ پہنچنے والے افراد کے لیے فرمایا تھا کہ جو لوگ نماز

کے لیے مسجد میں نہیں آتے اگر مجھے ان کی بیوی بچوں کا خیال نہ ہوتا تو میں ان کے گھروں کو آگ لگوا دیتا۔

سوال :6- حفاظتِ قرآن پر نوٹ لکھیے اور مدنی سورتوں کی خصوصیات لکھیے۔ (8)

جواب: قرآنِ مجید کی حفاظت:

قرآنِ مجید کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: ''ہم نے خود اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔''

اس آیت میں تین باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں:

اول: یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی۔ یعنی معمولی درجہ کی کتاب نہیں' بلکہ سب سے بلند اور بالا ہستی نے' جو تمام قوتوں کا مالک ہے' انسانوں کی رہنمائی کے لیے اسے نازل فرمایا ہے۔

دوم: یہ کتابِ ذکر ہے۔ ذکر کے معنی نصیحت کے ہیں۔ یعنی یہ کتاب لوگوں کی نصیحت اور بھلائی کی خاطر نازل کی گئی ہے۔

سوم: یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کتاب کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے۔ یعنی اس کتاب کو قطع و برید اور تحریف سے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے۔ برخلاف دوسری آسمانی کتابوں کے کہ وہ تحریف کے عمل سے بچ نہ سکیں۔ یہ حقیقت ہے کہ قرآن جس شان سے اترا ہے' بغیر کسی تبدیلی کے اب بھی اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔ اگرچہ اس کے نازل ہونے کے بعد سے اس وقت تک بڑی مدت گزر چکی ہے' اس کی زبان' فصاحت و بلاغت اور اصول و احکام اپنی جگہ قائم ہیں۔ مزید یہ کہ زمانہ کتنا ہی گزر جائے اور تقاضے اور ضروریات کتنی ہی بدل جائیں' لیکن قرآن ہر زمانے کی ضرورت کے ساتھ ساتھ انسانوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ سلطنتیں اور حکومتیں قرآن کو دبانے کی کتنی ہی کوشش کریں اس کی آواز دب نہیں سکتی۔ غرضیکہ حفاظتِ قرآن کا وعدۂ الٰہی ایسی صفائی اور حیرت انگیز طریقے سے پورا ہو کر رہا کہ اس کے مقابل بڑے بڑے مخالفوں کے سر نیچے ہو گئے۔ اپنے تو اپنے' غیروں نے بھی اس حقیقت کا اعتراف

کیا۔ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''اس وحی کو جلدی جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔اس کو یاد کرا دینا اور پڑھوا دینا ہمارے ذمہ ہے' لہٰذا جب ہم اسے پڑھ رہے ہوں اس وقت آپ اس کی قرأت کو غور سے سنتے رہیں پھر اس کا مطلب سمجھا دینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔''

خود رسول صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اس کو یاد کرنے اور لکھنے کا اہتمام فرمایا۔یہی وجہ ہے کہ حضرات صحابہؓ کی بڑی تعداد حافظِ قرآن تھی۔اس کے علاوہ قرآنِ مجید پتھر کی سِلوں' کھجور کے پتوں' اونٹ کے شانہ کی ہڈیوں پر مختلف اجزا کی صورت میں لکھا ہوا موجود تھا۔

مدنی سورتوں کی خصوصیات:

1- مدنی سورتوں میں اسلام کے بنیادی ارکان (نماز' روزہ' زکوٰۃ' حج) ادا کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

2- مدنی سورتیں حجم کے لحاظ سے بڑی ہیں۔ان میں طویل جملے ہیں۔

3- مدنی سورتوں میں یاایھا الذین امنوا کہہ کر خطاب کیا گیا ہے۔

4- مدنی سورتوں میں عدل واحسان' تجارت اور لین دین کے احکامات اور انفاق فی سبیل اللّٰہ اور جہاد کی فرضیت کے احکامات موجود ہیں۔

5- مدنی سورتوں میں باہمی اخوت و محبت پر زور دیا گیا ہے۔